سوال

(152) سود کی ایک شکل

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر دکانوں میں روپیوں کے لئے مثلا: پانچ روپے خردہ کے لئے 3 پائی اوردس روپے 6 پائی وغیر لوگوں سے وصول کرتے ہیں کیا اس طرح لینا اوردینا جائز ہے؟ کیا یہ سود میں داخل نہیں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس طرح لینااوردینا جائز نہیں ہے یہ صورت سود میں داخل ہے۔ کرنسی نوٹ خواہ پانچ کاہویادس کا اگرچہ خلقۃ ثمن نہیں ہے لیکن عرفا ثمن کے حکم میں ہے۔ بلکہ بترویج حکومت وقت عین ثمن سمجھاجاتا ہے۔ اہل تجارت نوٹ کو بمنزلہ روپیہ کے سمجھتے ہیں پس درحقیقت نوٹ کی بیع وشراہ ثمان کی خریدوفروخت کی طرح ہے۔ بائع ومشتری کا مقصود نوٹ کی بیع وشراء کاغذ کا بیچنا خریدنا نہیں ہوتا بلکہ روپیہ کی بیع مقصود ہوتی ہے کیوں کہ ظاہر ہے نوٹ کا کاغذ ایک پشہ کا بھی نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا دس روپیہ نوٹ ضائع کردے تو اصل مالک بطورتاوان دس روپے لیتا ہے اورجب دس روپے کا نوٹ فروخت کیا جاتا ہے تواس سے کاغذ کا قیمت یعنی مقصود نہیں ہوتی بلکہ دس روپے فروخت کرنا اوراس کی قیمت لینی مقصود ہوتی ہے۔ دس روپے قرض لینے والے کو اختیار ہوتا کہ بوقت ادا دس کا نوٹ روپے کا نوٹ یا دس روپے دے عرفاوحکما دونوں برابر سمجھے جاتے ہیں۔ قرض خواہ مقروض سے نوٹ یا دس روپے لینے میں عذر نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ نوٹ عرفا عین ثمن خلقی ہیں اس لئے اس بیع شراء میں کمی پشی قطعاناجائزوحرام ہوگی۔ پس صورت مسئولہ میں چوں کہ پانچ یادس روپے کا نوٹ دے کرپانچ یادس روپے لینا درحقیقت پانچ روپے یادس روپے فروخت کرنا اوراس کی قیمت لینا ہے یعنی: روپیہ کا بیچنا روپیہ کے بدلہ میں ہے اس لئے پانچ روپے یادس کا نوٹ اوراس کے ساتھ ایک یادوپسہ دے کر پانچ یادس روپے لینا شرعاناجائز ہے۔ بیع صرف میں ایک روپیہ یادوپسہ کی زیادتی خالی عن العوض ہے اوربعینہ ربوا جو شرعا حرام ہے۔

اوریہ پیسے اگرچہ چاندی کی جنس سے نہیں ہیں اورنہ عرفاوخلقہ روپیہ کے حکم میں ہیں لیکن جب ان پسوں کے مقابلہ میں چاندی کا کچھ حصہ رکھاجائے گا توظاہر ہے کہ نوٹ میں لکھی ہوئی رقم کی چاندی مقابل کے روپیہ کی چاندی سے زیادہ ہوگی اس طرح بیع صرف میں تفاضل ومتحقق ہوجائے گا جو شرعاناجائزاورحرام ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب البیوع

صفحہ نمبر 331

محدث فتویٰ